1193

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ:

۱) نماز میں اتصالِ صفوف کا کیا حکم ہے؟ اگر صفوف میں شرعی اتصال نہ پایا جائے تو کیا نماز امام کے پیچھے باطل ہوگی یا مکروہ ہوگی؟

۲) اگر کسی جگہ مسجد اور باہر کے نمازیوں کے درمیان میں بڑی عمارت حائل ہو جائے تقریباً چالیس پچاس فٹ کی اور مسجد میں نمازیوں کی بالکل گنجائش نہ ہو اور بلڈنگ کے پیچھے جو لوگ نماز پڑھ رہے ہیں ان کا مسجد کے نمازیوں کے ساتھ کہیں سے بھی اتصال نہ ہو تو ایسی صورت میں مذکورہ لوگوں کی نماز کا کیا حکم ہے؟

۳) ہماری مسجد کے صحن کے ساتھ مدرسے کی عمارت ہے اور کبھی مسجد میں نمازیوں کی گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے مدرسے کی عمارت میں صفیں بن جاتی ہیں جس میں کبھی نیچے کی دو تین منزلیں چھوڑ کر بالائی منزلوں میں صفیں بنی ہوتی ہیں، اس صورت کا کیا حکم ہے اور اگر نیچے کی منزلوں میں صرف دو تین افراد ہوں اور اس سے اوپر کی منزلوں میں باقی مقتدی ہوں تو اوپر کی منزلوں کے مقتدیوں کی اقتداء صحیح ہوگی یا نہیں؟

۴) کثیر المنزلہ عمارت میں اگر مسجد کی صفیں عمارت تک ملی ہوئی ہوں اور عمارت کی نچلی آٹھ دس منزلوں میں مقتدی نہ ہوں اور اس سے اوپر کی منزلوں میں کثیر تعداد ہو نمازیوں کی تو ان کی نماز کی اقتداء کا کیا حکم ہے؟

مفصل اور مدلل جواب مرحمت فرمائیں۔ جزاکم اللہ خیراً

(جواب مسلک ہے)

سائل: محمد احسن، کراچی
0323 2742717
کاشف اقبال

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجوابُ حامِداً ومُصلّیاً

(۱)---واضح رہے کہ شرعی لحاظ سے اتصالِ صفوف کا اہتمام نہایت ضروری ہے، تاکہ صفوف سیدھی اور متصل رہیں، اور درمیان میں خالی جگہ نہ رہے، صفوں کے درمیان خالی جگہ چھوڑنے کے متعلق احادیث میں بہت وعیدیں آئی ہیں: چنانچہ حدیث ہے:

﴿عن أنس بن مالك عن رسول الله -صلى الله عليه وسلم- قال: رصوا صفوفكم وقاربوا بينها وحاذوا بالأعناق فوالذى نفسى بيده إنى لأرى الشيطان يدخل من خلل الصف كأنها الحذف﴾(سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف ط دار الرسالة العالمية (٢/ ٩))

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنی صفوں کو بالکل ملا کر رکھا کرو، اور ان کو قریب قریب بنایا کرو، اور گردنوں کو برابر رکھا کرو، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، میں شیطان کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ صف کے درمیان داخل ہوتا ہے گویا کہ وہ چھوٹی بھیڑ ہے۔

صفوف میں اتصال نہ پائے جانے کی وجہ سے کب نماز مکروہ ہوتی ہے اور کب باطل ہوتی ہے، اس کے متعلق تفصیل یہ ہے کہ:

(الف)---پوری مسجد چونکہ مکانِ واحد کا حکم رکھتی ہے، اور مسجدِ واحد میں خالی جگہ کے فاصلے کا اعتبار نہیں ہوتا، اس لئے مسجد میں اگر صفوف متصل نہ ہوں تو بھی نماز درست ہو جائیگی، اسی طرح مسجد کا فناء بھی اتصالِ صفوف کے مسئلہ میں مسجد کے حکم میں ہے، اور وہاں بھی صفوں میں اتصال نہ ہونے کے باوجود نماز درست ہوتی ہے، تاہم بلاوجہ چونکہ صفوں کے درمیان فاصلہ رکھنا مکروہ ہے، اس لئے اگر آگے جاکر صفوں کو ملانا اور پُر کرنا ممکن ہو تو ایسی صورت میں صفوں میں خالی جگہ چھوڑ کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، لہذا صفوں کو ملانے کا اہتمام لازم ہے۔ خواہ نمازی مسجد میں ہو یا فناءِ مسجد میں نماز پڑھنے کا ارادہ رکھتا ہو اور مسجد اور فناءِ مسجد سے باہر جو لوگ نماز ادا کر رہے ہوں انہیں صفوں کے متصل ہونے کا بہت زیادہ اہتمام رکھنا لازم ہے ورنہ بعض صورتوں میں انکی نماز درست نہ ہوگی جیسا کہ آگے (ب) میں تفصیل آرہی ہے۔

لما فی الفتاوی الهندية، كتاب الصلاة، الباب الخامس، الفصل الخامس فی بيان مقام الامام والماموم ط دار الفكر ١: ٨٨

والمسجد وإن كبر لا يمنع الفاصل فيه. كذا في الوجيز للكردري. ولو اقتدى بالإمام في أقصى المسجد والإمام في المحراب فإنه يجوز. كذا في شرح الطحاوي.

Scanned by CamScanner

المحيط البرهاني في الفقه النعماني (١/ ٤١٨)

فناء المسجد له حكم المسجد حتى لو قام في فناء المسجد، واقتدى بالإمام صح اقتداؤه، وإن لم تكن الصفوف متصلة ولا المسجد ملأناً وإليه أشار محمد في باب صلاة الجمعة،

رد المحتار (١/ ٦٤٧)

ولو صلى على رفوف المسجد إن وجد في صحنه مكانا كره كقيامه في صف خلف صف فيه فرجة اهـ

(ب)۔۔۔وہ جگہیں جو مسجد یا فناء مسجد نہیں ہیں ان جگہوں تک مشرقی جانب میں اگر صفیں مسجد سے متصل چلی آئیں اور ان جگہوں میں قائم صفوں میں ہر صف اور اس کی اگلی صف میں دو صفوں سے کم فاصلہ ہو تو ایسی صورت میں وہاں سے بھی مسجد کے امام کی اقتداء درست ہو جائیگی، البتہ اگر ان جگہوں میں کسی صف اور اگلی صف کے درمیان دو صفوں کا فاصلہ ہو اور اگلی صف سے کہیں بھی اتصال نہ ہو تو ایسی صورت میں ان پچھلی صفوں والوں کی اقتداء، اتصال باقی نہ رہنے کی وجہ سے درست نہیں ہو گی، کیونکہ جو جگہیں نہ مسجد ہوں اور نہ ہی فناء مسجد وہاں اقتداء کی صحت کے لئے اتصال صفوف شرط ہے۔ اور اگر فناء مسجد سے باہر کی جگہ شمالاً جنوباً ہے تو فناء مسجد سے باہر کی صفوں کے لئے شرط یہ ہے کہ مسجد کی صفوں سے اس طرح متصل ہوں کہ درمیان میں بیل گاڑی نہ گذر سکے ورنہ عدمِ اتصال کی وجہ سے نماز نہ ہو گی۔

رد المحتار (١/ ٥٨٦)

وكذا لو اصطفوا على طول الطريق صح إذا لم يكن بين الإمام والقوم مقدار ما تمر فيه العجلة، وكذا بين كل صف وصف كما في الخانية وغيرها. [فرع]

بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (١/ ١٤٦)

ولو اقتدى خارج المسجد بإمام في المسجد: إن كانت الصفوف متصلة جاز، وإلا فلا؛ لأن ذلك الموضع بحكم اتصال الصفوف يلتحق بالمسجد.

(۲)۔۔۔صورتِ مسئولہ میں امام اگر مسجد سے امامت کروا رہا ہے اور بلڈنگ کے دیگر اطراف میں صفیں نہیں ہیں تو چونکہ بلڈنگ حائل ہونے کی وجہ سے بلڈنگ کے پیچھے کھڑے نمازیوں کی صفوف متصل نہیں رہتی ہیں، لہذا ان نمازیوں کی اقتداء درست نہیں ہے، ان پر اس نماز کا اعادہ لازم ہے۔ لیکن اگر بلڈنگ کے تمام اطراف میں صفیں قائم ہوتی ہوں تو ایسی صورت میں اگر کہیں سے بھی پیچھے والی صفوں کا کسی اگلی متصل صف سے اتصال ہو جائے تو بلڈنگ کے پیچھے متصل صفوں میں کھڑے مقتدیوں کی نماز درست ہو جائیگی۔

Scanned by CamScanner

(۳)۔۔۔صورتِ مسئولہ میں مسجد کا صحن اور مدرسہ کی عمارت اگر ایک ہی وقف کی ہوں اور متصل ہوں یا درمیان میں فاصلہ ہو لیکن ایسا آر پار راستہ نہ ہو جہاں سے چھوٹی گاڑیاں گذر سکتی ہوں اور مدرسہ کی عمارت کا دروازہ بھی مسجد کی طرف کھلتا ہو تو ایسی صورت میں مدرسہ کی عمارت سے بھی مسجد کے امام کی اقتداء درست ہے، خواہ عمارت میں صفیں نچلی منزلوں پر ہوں یا نہ ہوں، کیونکہ مذکورہ صورت میں مدرسہ فناء مسجد کے حکم میں ہوگا، اور فناء مسجد اتصالِ صفوف کے مسئلہ میں مسجد کے حکم میں ہوتا ہے، لہذا صفوں میں اتصال نہ ہونے کے باوجود مذکورہ صورت میں مدرسہ کی عمارت سے اقتداء درست ہے۔

اسی طرح اگر مسجد اور مدرسہ کی عمارت متصل نہ ہوں لیکن مسجد سے عمارت تک صفیں متصل چلی آئیں جبکہ عمارت کا دروازہ مسجد کی طرف کھلتا ہو تو ایسی صورت میں عمارت میں کھڑے مقتدیوں کی اقتداء درست ہے، خواہ صفیں نچلی منزلوں میں ہوں یا اوپر کی منزلوں میں ہوں، بشرطیکہ عمارت میں قائم صفوں اور مسجد سے متصل چلی آنے والی صفوں میں ہر صف اور اس کی اگلی صف میں دو صفوں سے کم فاصلہ ہو۔ تاہم چونکہ نچلی منزلوں کے بھرنے سے پہلے بلا وجہ اوپر کی منزلوں سے اقتداء مکروہ ہے، لہذا یہ ضروری ہے کہ پہلے نچلی منزلوں پر صفیں بنائی جائیں پھر جب نچلی منزلیں بھر جائیں اس کے بعد اوپر کی منزلوں میں صفیں بنائی جائیں۔

عمدة الفقه ۱۹۷/۲

جس مکان کی چھت مسجد سے بالکل متصل ہو اس طرح کہ بیچ میں راستہ نہ ہو تو اس چھت پر سے اقتداء درست ہے اور اگر درمیان میں راستہ ہو تو اقتداء درست نہیں مگر جبکہ راستہ میں صفیں کھڑی ہو کر مسجد کی صفوں سے متصل ہو جائیں تو اس مکان کی چھت پر سے اقتداء درست ہے۔

رد المحتار (۱/ ۵۸۵)

وذكر في البحر عن المجتبى أن فناء المسجد له حكم المسجد، ثم قال: وبه علم أن الاقتداء من صحن الخانقاه الشيخونية بالإمام في المحراب صحيح وإن لم تتصل الصفوف لأن الصحن فناء المسجد، وكذا اقتداء من بالخلاوي السفلية صحيح لأن أبوابها في فناء المسجد إلخ، ويأتي تمام عبارته.

وفي الخزائن: فناء المسجد هو ما اتصل به وليس بينه وبينه طريق. اهـ.

قلت: يظهر من هذا أن مدرسة الكلاسة والكاملية من فناء المسجد الأموي في دمشق لأن بابهما في حائطه وكذا المشاهد الثلاثة التي فيه بالأولى، وكذا ساحة باب البريد والحوانيت التي فيها۔

دار الافتاء

Scanned by CamScanner

رد المحتار (١/ ٥٨٤)

(قوله أو طريق) أي نافذ أبو السعود عن شيخه ط. قلت: ويفهم ذلك من التعبير عنه في عدة كتب بالطريق العام. وفي التتارخانية: الطريق في مسجد الرباط والخان لا يمنع لأنه ليس بطريق عام.

بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (١/ ١٤٥)

ومقدار الطريق العام ذكر في الفتاوى أنه سئل أبو نصر محمد بن محمد بن سلام عن مقدار الطريق الذي يمنع صحة الاقتداء فقال: مقدار ما تمر فيه العجلة وتمر فيه الأوقار، وسئل أبو القاسم الصفار عنه فقال: مقدار ما يمر فيه الجمل.

المحيط البرهاني في الفقه النعماني (١/ ٤١٨)

فناء المسجد له حكم المسجد حتى لو قام في فناء المسجد، واقتدى بالإمام صح اقتداؤه، وإن لم تكن الصفوف متصلة ولا المسجد ملأناً وإليه أشار محمد في باب صلاة الجمعة، فقال يصح الاقتداء في الطاقات بالكوفة، وإن لم تكن الصفوف متصلة فلا يصح في دار الصيارفة، إلا إذا كانت الصفوف متصلة؛ لأن الطاقات بالكوفة متصلة بالمسجد ليس بينها وبين المسجد طريق، فلا يشترط فيها اتصال الصفوف، فأما دارُ الصيارفة، فمنفصلة عن المسجد بينها وبين المسجد طريق، فيشترط فيها اتصال الصفوف، فعلى هذا يصح الاقتداء لمن قام على الدكان الذي يكون على باب المسجد؛ لأنها من فناء المسجد متصلة بالمسجد.

الفتاوى الهندية (١/ ٨٨)

ويجوز اقتداء جار المسجد بإمام المسجد وهو في بيته إذا لم يكن بينه وبين المسجد طريق عام وإن كان طريق عام ولكن سدته الصفوف جاز الاقتداء لمن في بيته بإمام المسجد. كذا في التتارخانية ناقلا عن الحجة.

المبسوط للسرخسي (١/ ٢١٠)

قال: (وكذلك إن كان على سطح بجنب المسجد وليس بينهما طريق) وقال الشافعي - رحمه الله تعالى - لا يصح اقتداؤه لأنه ترك مكان الصلاة بالجماعة من غير ضرورة.

(ولنا) أن اقتداءه وهو على سطح بجنب المسجد بمنزلة اقتدائه به وهو في جوف المسجد معه؛ لأنه لا يشتبه عليه حال إمامه وليس بينهما مانع من الاقتداء فلهذا جوزناه.

دار الإفتاء

Scanned by CamScanner

البحر الرائق (١/ ٣٨٥)

وفي المجتبى وفناء المسجد له حكم المسجد يجوز الاقتداء فيه، وإن لم تكن الصفوف متصلة ولا تصح في دار الضيافة إلا إذا اتصلت الصفوف اه-

وبهذا علم أن الاقتداء من صحن الخانقاه الشيخونية بالإمام في المحراب صحيح، وإن لم تتصل الصفوف؛ لأن الصحن فناء المسجد، وكذا اقتداء من بالخلاوي السفلية صحيح؛ لأن أبوابها في فناء المسجد ولم يشتبه حال الإمام، وأما اقتداء من بالخلاوي العلوية بإمام المسجد فغير صحيح حتى الخلوتين اللتين فوق الإيوان الصغير، وإن كان مسجدا؛ لأن أبوابها خارجة عن فناء المسجد سواء اشتبه حال الإمام أو لا كالمقتدي من سطح داره المتصلة بالمسجد فإنه لا يصح مطلقا وعلله في المحيط باختلاف المكان.

درر الحكام شرح غرر الأحكام (١/ ٤٠٥)

وعلى الصحيح يصح الاقتداء بإمام المسجد الحرام في المحال المتصلة به ، وإن كانت أبوابها من خارج المسجد .

بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (١/ ١٤٥)

ولو كان بين الصفين حائط: إن كان طويلا وعريضا ليس فيه ثقب - يمنع الاقتداء، وإن كان فيه ثقب لا يمنع مشاهدة حال الإمام - لا يمنع بالإجماع، وإن كان كبيرا: فإن كان عليه باب مفتوح أو خوخة فكذلك، وإن لم يكن عليه شيء من ذلك فعليه روايتان.

(وجه) الرواية الأولى التي قال لا يصح - أنه يشتبه عليه حال إمامه فلا يمكنه المتابعة.

(وجه) الرواية الأخرى الوجود، وهو ما ظهر من عمل الناس في الصلاة بمكة، فإن الإمام يقف في مقام إبراهيم - صلوات الله عليه وسلامه - وبعض الناس يقفون وراء الكعبة من الجانب الآخر، فبينهم وبين الإمام حائط الكعبة ولم يمنعهم أحد من ذلك، فدل على الجواز-

منحة الخالق على البحر الرائق (١/ ٣٨٥)

(قوله وأما اقتداء من بالخلاوي العلوية إلخ) قال في الشرنبلالية تفريع على غير الصحيح والصحيح صحة الاقتداء لما ذكرناه ولما قاله في البرهان لو كان بينهما حائط كبير لا يمكن الوصول منه إلى الإمام ولكن لا يشتبه حاله عليه بسماع أو رؤية لانتقالاته لا يمنع صحة الاقتداء في الصحيح وهو اختيار شمس الأئمة الحلواني اه.

جاری ہے---

Scanned by CamScanner

وعلى الصحيح يصح الاقتداء بإمام المسجد الحرام في المحال المتصلة به وإن كانت أبوابها من خارج المسجد (قوله وإن كان مسجدا إلخ) قال الرملي يعكر عليه ما في الضياء المعنوي شرح مقدمة الغزنوي ولو قام الإمام على سطح المسجد والقوم في المسجد ولا يشتبه عليهم حال الإمام صح الاقتداء وإن لم يكن له باب لكن لا يشتبه عليهم حال الإمام صح الاقتداء اهـ.

وأنت على علم أنه إذا كان على سطح المسجد والقوم في المسجد أو عكسه لم يختلف المكان؛ لأن لسطح المسجد حكم المسجد فكان الكل كبقعة واحدة بخلاف سطح داره تأمل.

الفتاوى الهندية (١/ ١٠٩)

وفناء المسجد له حكم المسجد حتى لو قام في فناء المسجد واقتدى بالإمام صح اقتداؤه وإن لم تكن الصفوف متصلة ولا المسجد ملآن، إليه أشار محمد - رحمه الله تعالى - في باب الجمعة فقال: يصح الاقتداء في الطاقات والسدد وإن لم تكن الصفوف متصلة ولا يصح في دار الصيارفة إلا إذا كانت الصفوف متصلة وعلى هذا يصح الاقتداء لمن قام على الدكاكين التي تكون على باب المسجد؛ لأنها من فناء المسجد متصلة بالمسجد. كذا في فتاوى قاضي خان.

الدر المختار (١/ ٥٨٦)

(ولم يختلف المكان) حقيقة كمسجد وبيت في الأصح قنية، ولا حكما عند اتصال الصفوف؛ ولو اقتدى من سطح داره المتصلة بالمسجد لم يجز لاختلاف المكان درر وبحر وغيرهما وأقره المصنف لكن تعقبه في الشرنبلالية ونقل عن البرهان وغيره أن الصحيح اعتبار الاشتباه فقط. قلت: وفي الأشباه وزواهر الجواهر ومفتاح السعادة أنه الأصح. وفي النهر عن الزاد أنه اختيار جماعة من المتأخرين.

رد المحتار (١/ ٥٨٧)

(قوله لكن تعقبه في الشرنبلالية إلخ) حيث ذكر أن ما نقله عن الخانية من أنه لو قام على سطح داره المتصلة بالمسجد لا يصح إلخ خلاف الصحيح، لما في الظهيرية من أن الصحيح أنه يصح؛ ولما في البرهان من أنه لو كان بينهما حائط كبير لا يمكن الوصول إلى الإمام ولكن لا يشتبه حاله عليه بسماع أو رؤية لانتقالاته لا يمنع صحة الاقتداء في الصحيح، وهو اختيار شمس الأئمة

Scanned by CamScanner

الحلواني. اهـ. وحاصل كلام الشرنبلالي أن المعتبر الاشتباه وعدمه فقط دون اختلاف المكان، فإن حصل الاشتباه منع سواء اتحد المكان أو لا، وإلا فلا. واعترضه العلامة نوح أفندي بأن المشهور من مذهب النعمان أن الاقتداء لا يجوز عند اختلاف المكان والمكان في مسألة الظهيرية مختلف كما صرح به قاضي خان فالصحيح أنه لا يصح. اهـ. أقول: ويؤيده أن الشرنبلالي نفسه صرح في الإمداد بأنه لا يصح اقتداء الراجل بالراكب وعكسه، ولا الراكب بالراكب لاختلاف المكان إلا إذا كان راكبا دابة إمامه، وكذا ما ذكروه من أن من سبقه الحدث فاستخلف غيره ثم توضأ يلزمه العود إلى مكانه ليتم مع خليفته إن كان بينهما ما يمنع الاقتداء لئلا يختلف المكان. وأما ما صححه في الظهيرية في مسألة السطح فالظاهر أنه بناء على ما إذا كان السطح متصلا بالمسجد، فحينئذ يصح الاقتداء ويكون ما في الخانية مبنيا على عدم الاتصال المذكور، بدليل أنه في الخانية علل للمنع بكثرة التخلل واختلاف المكان: أي لكون صحن الدار فاصلا بين السطح والمسجد فيفيد أنه لولا ذلك لصح الاقتداء، ويؤيده ما في البدائع حيث قال: **لو كان على سطح بجنب المسجد متصل به ليس بينهما طريق فاقتدى به صح اقتداؤه عندنا لأنه إذا كان متصلا به صار تبعا لسطح المسجد وسطح المسجد له حكم المسجد، فهو كاقتدائه في جوف المسجد إذا كان لا يشتبه عليه حال الإمام. اهـ.**

فأنت ترى كيف علل الصحة بالاتصال كما علل في الخانية لعدمها بعدمه. وقد جزم صاحب الهداية في مختارات النوازل بأن العبرة للاشتباه؛ ثم قال بعده: وإن قام على سطح داره واقتدى بالإمام إن لم يكن بينهما حائل ولا شارع يصح اهـ فيتعين حمل ما في الظهيرية على ما إذا لم يكن حائل كما قلنا، فيصح لاتحاد المكان وأما ما نقله الشرنبلالي عن البرهان فليس فيه تصحيح الاقتداء مع اختلاف المكان لأنه بتخلل الحائط لا يختلف المكان كما قدمناه عن قاضي خان. وفي التتارخانية: وإن صلى على سطح بيته المتصل بالمسجد، ذكر شمس الأئمة الحلواني أنه يجوز، لأنه إذا كان متصلا بالمسجد لا يكون أشد حالا من منزل بينه وبين المسجد حائط ولو صلى رجل في مثل هذا المنزل وهو يسمع التكبير من الإمام أو المكبر يجوز فكذلك القيام على السطح اهـ فقد تحرر بما تقرر أن اختلاف المكان مانع من صحة الاقتداء ولو بلا

Scanned by CamScanner

اشتباه، وأنه عند الاشتباه لا يصح الاقتداء وإن اتحد المكان: ثم رأيت الرحمتي قرر كذلك فاغتنم ذلك۔

(۴)۔۔۔صورتِ مسئولہ میں عمارت اگر مشرقی جانب میں ہو اور عمارت کا دروازہ مسجد کی طرف کھلتا ہو تو عمارت کی اوپر کی منزلوں میں قائم صفوں اور مسجد سے متصل چلے آنے والی صفوں کے درمیان اگر اتنا فاصلہ نہ ہو کہ اس میں ایک سے زائد صفیں قائم ہو سکیں تو ایسی صورت میں عمارت کی اوپر کی منزلوں میں کھڑے نمازیوں کی اقتداء درست ہے۔

اسی طرح عمارت اگر شمال یا جنوب میں ہو اور عمارت کا دروازہ مسجد کی طرف کھلتا ہو تو عمارت کی اوپر کی منزلوں میں قائم صفوں اور مسجد سے متصل چلے آنے والی صفوں کے درمیان اگر اتنا فاصلہ نہ ہو کہ چھوٹی گاڑیاں گذر سکیں تو عمارت کی اوپر کی منزلوں میں کھڑے نمازیوں کی اقتداء درست ہے۔ تاہم بلاوجہ عمارت کی نچلی منزلوں کو چھوڑ کر اوپر کی منزلوں سے امام کی اقتداء میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

واللہ تعالیٰ أعلم

عزیر طارق بلوانی عفی عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۴/ جمادی الاخری/۱۴۳۹ھ

۲۱/فروری/۲۰۱۸ء

الجواب صحیح

مفتی محمد شہزاد شیرف غفر اللہ

مفتی دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۵/ جمادی الاخری/۱۴۳۹ھ

۲۲/فروری/۲۰۱۸ء

الجواب صحیح

محمد عبدالمنان عفی عنہ

۹/۶/۱۴۳۹ھ

الجواب صحیح

شاہ محمد تفضل علیہ

۱۳/۶/۱۴۳۹ھ

الجواب صحیح

محمد یعقوب عفی عنہ

۷/۶/۱۴۳۹ھ

الجواب صحیح

۵/۶/۱۴۳۹ھ

الجواب صحیح

محمد طاہر غفرلہ

۸/۶/۱۴۳۹ھ

الجواب صحیح

عبدالمقیت

۵/۶/۱۴۳۹ھ

دارالافتاء

فتویٰ نمبر ۱۹۵۷/۴۴

سنہ ۱۴۳۹/۶/۴

۳/۳/۲۰۱۸

Scanned by CamScanner